ازعدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ:1 نومبر 1951

گنگاسرن
بنام
رام چرن رام گوپال

[ہری لال کانیا چیف جسٹس، فضل علی اور مہر چند مہاجن جسٹس صاحبان]

بھارتیہ کنٹریکٹ ایکٹ (I،سال 1872)، دفعہ 56- مخصوص مل کے ذریعہ تیار کردہ سامان کی فراہمی کے فوراًبعد ترسیل کا معاہدہ-معاہدہ کی تعمیر-مل سے وقت کے اندر سامان کی عدم وصولی- آیا کارکردگی کا بہانہ ہو- نظریہ ناکامی۔

جواب دہندگان 17 نومبر 1941 تک اپیل گزار کو کپڑے کی 61 گٹھریوں کی فراہمی پر متفق ہیں۔ قرارداد میں کہا گیا تھا کہ "جیسے ہی وہ آپ کے لیے تیار ہوں گے ہم سامان کو مگسر باڈی 15، سمبت 1998 تک بھیجنا جاری رکھیں گے۔................ جیسے ہی مذکورہ ملوں کی طرف سے ہمیں سامان فراہم کیا جائے گا ہم آپ کو وکٹوریہ ملز کی فراہمی جاری رکھیں گے۔................ ہم آپ کو سامان پہنچاتے رہیں گے۔................ اوپر بیان کردہ اشیا میں سے جو مل تیار کرے گی۔" سامان کی فراہمی نہ ہونے کی وجہ سے ہونے والے نقصانات کے مقدمے میں جواب دہندگان نے استدعا کی کہ چونکہ انہیں 17 نومبر 1941 سے پہلے وکٹوریہ ملز سے سامان موصول نہیں ہوا تھا، اس لیے معاہدے کی کارکردگی ایک ایسے واقعے کی وجہ سے ناممکن ہوگئی تھی جسے وہ روک نہیں سکے تھے اور اس لیے معاہدہ بھارتیہ کنٹریکٹ ایکٹ کی دفعہ 56 کے تحت کالعدم ہو گیا تھا:

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and
integrity of this document

حکم ہوا کہ، (i) کہ معاہدے کی مناسب تعمیر پر، سامان کی ترسیل کو وکٹوریہ ملز کے ذریعہ جواب دہندگان کو فراہم کیے جانے پر مشروط نہیں بنایا گیا تھا۔"ملوں کے ذریعہ تیار کردہ" الفاظ صرف فراہم کیے جانے والے سامان کی تفصیل تھے، اور "جیسے ہی وہ تیار ہوتے ہیں" اور "جیسے ہی وہ مذکورہ مل کے ذریعہ ہمیں فراہم کیے جاتے ہیں" کے تاثرات صرف ترسیل کے عمل کی نشاندہی کرتے ہیں۔اس لیے یہ ایسا معاملہ نہیں تھا جس میں معاہدے کی مایوسی کے نظریے کو استعمال کیا جا سکے۔((2) قرارداد کی تعمیر کے علاوہ، چونکہ جواب دہندگان نے یہ نہیں دکھایا تھا کہ انہوں نے وکٹوریہ ملز کو سامان کا آرڈر دیا تھا اور پھر بھی ملز سپلائی کرنے میں ناکام رہی تھی، ترسیل کے قرارداد کی واضح خلاف ورزی ہوئی تھی اور اپیل کنندہ ہرجانے کی وصولی کا حقدار تھا۔

ہرنندرائے بنام پرگداس (ایل آر 15 آئی اے 9) اور برٹش مووویٹون نیوز بنام لندن سنیماز [1951] (2اے ای آر 617) پر انحصار کیا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 56، سال 1951۔

الہ آباد عدالت عالیہ (ملک اور ولی اللہ جسٹس صاحبان) کے 14 فروری 1946 کے فیصلے اور ڈگری سے اپیل، اپیل نمبر 240، سال 1943 میں، جو اصل سوٹ نمبر 34، سال 1942 میں سول اور سیشن جج کی عدالت، کانپور کی 19 جنوری 1943 کی ڈگری سے نکلی تھی۔

اپیل کنندہ کے لیے اچروارم (پی۔ ایس سفیر، اس کے ساتھ)۔

مدعا علیہ کے لیے ایس پی سنہا (کے این اگروالا، ان کے ساتھ)۔

1951. یکم نومبر۔عدالت کا فیصلہ جسٹس فضل علی نے سنایا۔

یہ الہ آباد میں عدالت عالیہ کے فیصلے کے خلاف خصوصی اجازت کی طرف سے اپیل ہے، جس میں ٹرائل عدالت کے فیصلے کو الٹ دیا گیا ہے، اپیل کنندہ کی طرف سے معاہدے کی خلاف ورزی پر مدعا علیہ فرم سے ہرجانے کی وصولی کے لیے دائر کیے گئے مقدمے میں۔ایسا معلوم ہوتا ہے کہ 10 اور 18 اپریل 1941 کے درمیان فریقین نے 5 معاہدے کیے، جن کے ذریعے مدعا علیہ فرم نے اپیل گزار کو نیو وکٹوریہ ملز، کانپور اور رضا

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ٹیکسٹائل ملز، رام پور کے ذریعے تیار کردہ مخصوص خصوصیات کے کپڑے کی 184 گٹھریوں کی فراہمی کا عہد کیا۔ صرف 99 گٹھریوں کو اٹھایا گیا اور باقی 85 گٹھریوں کے بارے میں تنازعہ تھا۔ 17 اکتوبر 1941 کو فریقین کے درمیان ایک معاہدہ طے پایا، اور اس بات پر اتفاق کیا گیا کہ مدعا علیہ فرم اپیل کنندہ کو 61 گٹھریوں کی فراہمی کرے، اور یہ کہ سامان 17 نومبر 1941 تک پہنچایا جائے۔ قرارداد کا اصل متن (نمائش 4) مندرجہ ذیل تھا:-

" 61 جیسا کہ ذیل میں بتایا گیا ہے کہ گٹھریاں ہماری طرف سے آپ کو دی جاتی ہیں۔

جیسے ہی وہ آپ کے لیے تیار ہوں گے ہم مگسر باڈی 15 سمبت 1998 تک سامان بھیجنا جاری رکھیں گے۔ جیسے ہی وہ مذکورہ مل کے ذریعے ہمیں فراہم کیے جائیں گے ہم آپ کو وکٹوریہ ملز کا سامان فراہم کرتے رہیں گے۔

(کپڑے کی وضاحتیں یہاں دی گئی ہیں)۔

ہم اوپر بیان کردہ سامان میں سے آپ کو مگسر باڑی 15 تک سامان پہنچاتے رہیں گے جو مل کے ذریعے تیار کیا جائے گا۔".

چونکہ 61 گٹھریوں کی فراہمی نہیں کی گئی تھی، لہذا اپیل کنندہ نے 20 نومبر 1941 کو مدعا علیہ فرم کو مندرجہ ذیل اثر کے لیے ایک ٹیلی گرافک نوٹس بھیجا:-

"ہماری 61 گٹھریوں کی ترسیل بینک کے بذریعے کریں۔

ورنہ 3 دن کے اندر مقدمہ دائر کریں۔"

اپیل کنندہ کو اس نوٹس کا کوئی جواب نہیں ملا، اور اس لیے اس نے مقدمہ دائر کیا جس نے 23 اپریل 1942 کو اس اپیل کو جنم دیا، جس میں 9,808 روپے کی رقم کا دعوی کیا گیا، جو اس کے مطابق معاہدہ شدہ سامان کی مارکیٹ کی قیمت میں اضافے کی وجہ سے اسے ہونے والے نقصان کی نمائندگی کرتا ہے، اور اس نے لاگت

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and integrity of this document

اور سود کا بھی دعوی کیا۔ مدعا علیہ فرم نے متعدد بنیادوں پر مقدمے کی مزاحمت کی، لیکن ان کی بنیادی درخواست، جس سے صرف ہمیں اس اپیل میں تشویش ہے، یہ تھی کہ معاہدے کی کارکردگی ان کے قابو سے باہر حالات کی وجہ سے مایوس ہوئی تھی اور اس لیے اپیل گزار کا دعوی ناکام ہونا چاہیے۔ اس عرضی کو ٹرائل عدالت نے مسترد کر دیا تھا، لیکن عدالت عالیہ نے اسے برقرار رکھا، اور اس لیے یہ اپیل۔

اس اپیل میں جو واحد نقطہ پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ آیا مقدمے کے حالات معاہدے کی مایوسی کے نظریے کے اطلاق کے لیے کوئی بنیاد فراہم کرتے ہیں، ایک نظریہ جو اس ملک کا تعلق ہے، بھارتیہ کنٹریکٹ ایکٹ 1872 کی دفعہ 32 اور 56 میں شامل ہے۔

عدالت عالیہ کے فیصلے کے خلاف حملے کی اہم بنیادیں یہ ہیں:-

(1) کہ اس نے 17 اکتوبر 1941 کے قرارداد (نمائش 4) کو غلط پڑھا ہے، جس پر دونوں فریق انحصار کرتے ہیں؛ اور

(2) کہ اس نے مقدمے کے حقائق سے زیادہ ایک تجریدی قانونی نظریے پر زیادہ توجہ دی ہے۔

ہماری رائے میں یہ دونوں دلائل درست ہیں۔

عدالت عالیہ کی جانب سے قرارداد پر رکھی گئی تعمیر اور اس کی بنیاد پر اس کے نتیجے کو جسٹس ولی اللہ کے اہم فیصلے میں درج ذیل اقتباس میں بیان کیا گیا ہے:-

> "مجھے ایسا لگتا ہے کہ فریقین کا واضح طور پر ارادہ تھا کہ مدعا علیہ کو سامان فراہم کرنا تھا "اگر اور کب"- اور صرف اسی صورت میں- مخصوص سامان وکٹوریہ ملز کے ذریعہ تیار کیا گیا تھا اور مدعا علیہ کو 17 اکتوبر 1941 اور 17 نومبر 1941 کے درمیان فراہم کیا گیا تھا۔ چونکہ بنیادی مفروضہ جس پر معاہدہ کیا گیا تھا کارکردگی کے وقت اس کا وجود ختم ہو گیا تھا اور اس کے نتیجے میں مدعا علیہ کے لیے معاہدے کو پورا کرنا ناممکن ہو گیا تھا، اس لیے یہ ماننا ضروری ہے کہ معاہدہ ناقابل تسخیر ہونے کی وجہ سے انجام دیا گیا تھا۔"

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and
integrity of this document

عدالت عالیہ کی طرف سے تجویز کردہ تعمیر بالکل وہی تعمیر ہے جسے ہر نند رائے بنام پر گداس (1) کے معاملے میں مدعاعلیہان کے ذریعے اسی طرح کے معاہدے پر رکھنے کی کوشش کی گئی تھی، لیکن پریوی کونسل نے اسے مسترد کر دیا۔ اس صورت میں، سامان کی ترسیل کے حوالے سے شق حسب ذیل تھی:

"مذکورہ سامان کی ترسیل اسی وقت لی جانی چاہیے جب اسے ملوں سے موصول کیا جا سکے۔"

ملز مدعاعلیہان کے ساتھ اپنا معاہدہ انجام دینے میں ناکام رہے کیونکہ وہ حکومت کے ساتھ کچھ معاہدوں کو پورا کرنے میں مصروف تھے، اور اس کے نتیجے میں مدعاعلیہان مدعیوں کو سامان فراہم نہیں کر سکے۔ پریوی کونسل کے سامنے جو سوالات اٹھائے گئے وہ معاہدے کے معنی کے بارے میں تھے اور کیا اس کی کارکردگی مایوس ہوئی تھی، اور پریوی کونسل نے انہیں ان الفاظ میں نمٹا دیا:-

"یہ بھی تجویز کیا گیا کہ 'جیسے اور کب وہی ملوں سے وصول کیا جا سکتا ہے' کے الفاظ کو اس طرح سمجھا جانا چاہیے، جیسے کہ وہ 'اگر اور کب وہی ملوں سے وصول کیا جا سکتا ہے'۔ یہ الفاظ کو تبدیل کرنے کے لیے ہے، جو قسطوں کے ذریعے ترسیل کے لیے مقدار اور اوقات کو بالکل بھی فراہم کرنے کی ذمہ داری کی مثال کی شرط میں طے کرتے ہیں، اور عملی طور پر ایک نیا معاہدہ کرتے ہیں۔ یہ الفاظ یقینی طور پر کارکردگی کے انداز کو منظم کرتے ہیں، لیکن وہ فروخت کی گئی مقررہ مقدار کو محض زیادہ سے زیادہ نہیں کرتے، یا اس طرح کے سامان کی فروخت کو محدود نہیں کرتے، جو کہ 864 گٹھریوں سے زیادہ نہیں ہے، جیسا کہ ملز باقی سال کے دوران مدعا علیہان کو فراہم کر سکتی ہیں۔

اس کے بعد ان کے حاکموں نے مشاہدہ کرنا شروع کیا:-

"جن ملوں سے سامان آنا تھا، اس میں کوئی شک نہیں کہ ان کا وجود برقرار رہنے کے بارے میں سوچا گیا تھا، حالانکہ اس کے بعد اس طرح کے سودے بازی اور فروخت میں، ملوں کو بند کرنے یا یہاں تک کہ تباہ کرنے سے تیسرے فریق کے درمیان معاہدہ متاثر ہو گا، جو شرائط میں مطلق ہے۔ لیکن ملوں کا وجود برقرار رہا اور زیر بحث سامان کی تیاری جاری رہی، صرف وہ کسی اور کے لیے بنائے گئے اور کسی اور کو پہنچائے گئے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and integrity of this document

ہم پریوی کونسل کی استدلال سے اتفاق کرتے ہیں، اور ہمیں ایسا لگتا ہے کہ ان کے ساتھ جو تحفظات موجود ہیں وہ اس قرارداد کی تعمیر کو اختیار کرتے ہیں جس سے ہم اس معاملے میں فکر مند ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ قرارداد ہمیں اس معنی سے آگاہ نہیں کرتا ہے کہ سامان کی فراہمی وکٹوریہ ملز کے ذریعہ مدعا علیہ فرم کو فراہم کیے جانے پر مشروط تھی۔ ہمیں یہ ماننا مشکل لگتا ہے کہ فریقین نے کبھی اس امکان پر غور کیا کہ سامان کی فراہمی بالکل نہیں کی جائے گی۔ "مل کے ذریعہ تیار کردہ" الفاظ صرف فراہم کیے جانے والے سامان کی تفصیل ہیں، اور "جیسے ہی وہ تیار ہوتے ہیں" اور "جیسے ہی وہ مذکورہ مل کے ذریعہ ہمیں فراہم کیے جاتے ہیں" کے تاثرات صرف ترسیل کے عمل کی نشاندہی کرتے ہیں۔ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ ہمیں جس چیز کی تشریح کرنی ہے وہ ایک تجارتی قرارداد ہے جو کسی حد تک عام شکل میں کیا گیا ہے، اور جس معاملے کا حوالہ دیا گیا ہے اس میں معزز سمنر کے الفاظ استعمال کرنے کے لیے، "کسی تاجر کے ہر موقع پر کچھ سامان حاصل کرنے کے لیے خود کو پابند کرنے میں کوئی تعجب کی بات نہیں ہے، یہ قیمت اور بازار کی توقعات کا معاملہ ہے۔" چونکہ کسی قرارداد کی حقیقی تعمیر کا انحصار استعمال شدہ الفاظ کی اہمیت پر ہونا چاہیے نہ کہ اس بات پر کہ فریقین بعد میں کیا کہنے کا انتخاب کرتے ہیں، اس لیے فریقین نے اس کے بارے میں کیا کہا ہے اس کا حوالہ دینا غیر ضروری ہے۔

یہاں تک کہ قرارداد کی تعمیر کے علاوہ ہمیں ایسا لگتا ہے کہ جواب دہندگان کی درخواست ان کے اپنے اعتراف پر ناکام ہونی چاہیے۔ مدعا علیہ نے اپنے ثبوت میں کہا ہے کہ 20 نومبر 1941 کو ٹیلی گراف نوٹس موصول ہونے کے وقت اس نے کپڑے کی 61 گٹھریاں کسی دوسرے شخص کو فروخت نہیں کی تھیں (نمائش 1)۔ لہذا، اپنے اعتراف پر، وہ اس وقت معاہدہ شدہ سامان کی 61 گٹھریوں کی فراہمی کرنے کی صورتحال میں تھا جب قرارداد کی خلاف ورزی کا الزام لگایا گیا تھا۔ ایسا ہونے کی وجہ سے، ہم یہ ماننے سے قاصر ہیں کہ معاہدے کی کارکردگی ناممکن ہو گئی تھی۔ تاہم معاملہ وہیں ختم نہیں ہوتا۔ ملز کمپنی کے کلرک گروپرساد، جو مدعا علیہان کے لیے دوسرے گواہ ہیں، نے مندرجہ ذیل اثر پر ایک اہم بیان دیا ہے:-

> "گاہک ہر جگہ اپنی ضروریات سیلز مینیجر کے سامنے رکھتے ہیں۔ اگر مطلوبہ سامان تیار ہے، تو وہ گاہکوں کو فروخت کیے جاتے ہیں اور اگر وہ تیار نہیں ہیں اور اگر گاہک چاہتا ہے کہ

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and
integrity of this document

وہ تیار ہو، تو وہ بنانے کے بعد گاہکوں کو پہنچائے جاتے ہیں۔ ملز میں ایک آرڈر بک رکھی جاتی ہے۔"

وکٹوریہ ملز میں اس طرح کا رواج ہونے کی وجہ سے، مدعاعلیہان کو یہ دکھانا تھا کہ معاہدہ شدہ سامان کی تیاری کا آرڈر ملز کو دیا گیا تھا اور پھر بھی ملز سامان کی فراہمی میں ناکام رہی۔ تاہم مدعاعلیہان کی طرف سے ایسا کوئی ثبوت پیش نہیں کیا گیا ہے۔ عدالت عالیہ نے اندازہ لگایا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ قرارداد میں مذکور مدت کے اندر سامان کی فراہمی ممکن نہ ہو، لیکن اس بیان کی حمایت کرنے کے لیے کوئی مواد موجود نہیں ہے۔

ان حالات میں، یہ واضح طور پر ایسا نہیں ہے جس میں معاہدے کی مایوسی کے نظریے کو استعمال کیا جا سکے۔ اس نظریے کی وضاحت متعدد معاملات میں کی گئی ہے، جن میں سے کچھ کا حوالہ عدالت عالیہ کے فیصلے میں دیا گیا ہے، لیکن اس کے حوالے سے تازہ ترین اعلان برٹش موویٹون نیوز بنام لندن سنیما([1]) میں ویسکاؤنٹ سائمن کی تقریر میں ملتا ہے جس میں معزز چانسلر نے ارل لوربرن کی طرف سے پچھلے کیس ایف اے ٹیمپلین ایس ایس کمپنی لمیٹڈ بنام اینگلو میکسیکن پیٹرولیم پروڈکٹس کمپنی لمیٹڈ([2]) میں اس نظریے کے درج ذیل بیان کی منظوری کے ساتھ حوالہ دیا تھا:-

> "..........عدالت معاہدے اور ان حالات کا جائزہ لے سکتی ہے اور اسے لینا چاہیے جن میں یہ بنایا گیا تھا، یقیناً تبدیل کرنے کے لیے نہیں، بلکہ صرف اس کی وضاحت کے لیے، یہ دیکھنے کے لیے کہ آیا اس کی نوعیت سے فریقین نے اپنا سودا اس بنیاد پر کیا ہو گا کہ کوئی خاص چیز یا حالات موجود رہیں گے۔ اور اگر انہوں نے ایسا کیا ہو گا، تو اس اثر کے لیے ایک اصطلاح مضمر ہوگی، حالانکہ اس کا اظہار معاہدے میں نہیں کیا گیا ہے۔................ کسی بھی عدالت کے پاس معافی کا اختیار نہیں ہے، لیکن وہ معاہدے کی نوعیت اور آس پاس کے حالات سے یہ اندازہ لگا سکتی ہے کہ ایک ایسی شرط جس کا اظہار نہیں کیا گیا ہے وہ ایک بنیاد تھی جس پر فریقین نے معاہدہ کیا تھا۔"

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and integrity of this document

ہمارے لیے اس بات پر زور دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ جہاں تک اس ملک کی عدالت عالیان کا تعلق ہے، انہیں بنیادی طور پر اس قانون کی طرف دیکھنا چاہیے جو بھارتیہ کنٹریکٹ ایکٹ 1872 کی دفعہ 32 اور 56 میں شامل ہے۔ یہ حصے مندرجہ ذیل ہیں:-.

> "32. اگر مستقبل میں کوئی غیر یقینی واقعہ پیش آتا ہے تو کچھ کرنے یا نہ کرنے کے ہنگامی معاہدوں کو قانون کے ذریعے نافذ نہیں کیا جاسکتا جب تک کہ وہ واقعہ پیش نہ آئے۔
>
> اگر واقعہ ناممکن ہو جاتا ہے تو اس طرح کے معاہدے کالعدم ہو جاتے ہیں۔"
>
> "56. اپنے آپ میں ناممکن کام کرنے کا قرارداد کالعدم ہے۔ کسی عمل کو کرنے کا معاہدہ جو معاہدہ ہونے کے بعد ناممکن ہو جاتا ہے، یا کسی ایسے واقعے کی وجہ سے جسے وعدہ کنندہ روک نہیں سکا، غیر قانونی ہو جاتا ہے، جب یہ عمل ناممکن یا غیر قانونی ہو جاتا ہے................".

زیر بحث قرارداد کا نفاذ، جیسا کہ ہم پہلے ہی بتا چکے ہیں، مستقبل کے کسی غیر یقینی واقعے کے ہونے پر منحصر نہیں تھا، اور نہ ہی موجودہ معاملہ دفعہ 56 کے دوسرے پیراگراف میں آتا ہے، جو کہ واحد شق ہے جس کے بارے میں کہا جاسکتا ہے کہ جواب دہندگان کی طرف سے پیش کی گئی درخواست سے کوئی مطابقت ہے۔ واضح طور پر، نظریۂ ناکامی مدعا علیہ کو فائدہ نہیں پہنچا سکتا جب معاہدے کی عدم کارکردگی اس کی اپنی نادہندگی سے منسوب ہو۔

ہم اس کے مطابق اپیل کی اجازت دیتے ہیں، عدالت عالیہ کے فیصلے کو کالعدم قرار دیتے ہیں، اور ٹرائل عدالت کی ڈگری کو بحال کرتے ہیں۔ اپیل کنندہ پورے وقت اپنے اخراجات کا حقدار ہوگا۔

اپیل کی اجازت دی گئی۔

اپیل کنندہ کا ایجنٹ: آر ایس نرولا۔

جواب دہندہ کے لیے ایجنٹ: ایس ایس سکلا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and integrity of this document